ناسخ و منسوخ

بجواب عیسائی پمفلٹ

(۱) چند غلط فہمیاں (۲) منسوخ (۳) رد و بدل (۴) کتاب المنیر

★

اسلامی مشن، سنت نگر، لاہور

ایک اپیل

اسے خود بغور پڑھیے اور دوسروں
کو خاص طور پر عیسائیوں کو پڑھوائیے

★

اگر آپ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب چاہتے
ہیں اور ان سے مناظرہ کرنے میں دسترس حاصل کرنا
چاہتے ہیں تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

اسلامی مشن سنت نگر، لاہور

(تعلیمی پریس لاہور)

ناسخ و منسوخ

باب اوّل — تحریف

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ عیسائی اتنے دلیر ہو گئے ہیں۔ کہ انھوں نے قرآن کریم پر جان بوجھ کر ناسخ و منسوخ کی بحث شروع کر کے بالواسطہ حملہ کیا ہے۔ عیسائیوں کی عادت ہو گئی ہے کہ خواہ مخواہ مسلمانوں سے الجھتے ہیں۔ بعض اوقات کھلم کھلا اور بسا اوقات لطیف پیرائے میں اسلام اور ہادی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غیر واجب اور ناروا حملہ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ وقتاً فوقتاً ایسا لٹریچر شائع کرتے رہتے ہیں۔ جس سے اسلام کی تنقیص ہو۔ اس طرح یہ لوگ پاکستان میں مذہبی آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اسلامی مشن کو مجبوراً ان کی ہرزہ سرائی کا جواب دینا پڑتا ہے۔

تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبی برحق مانیں ان پر یہودیوں نے بے سروپا الزام اور اتہام لگائے۔ ان کی کھلے بندوں تردید کریں۔ قرآن کریم نے تو ان کی صفائی پیش کی۔ ان کی اور ان کی صدیقہ والدہ کے دامن کو جسے یہودیوں نے داغدار کر دیا تھا۔ دندان شکن جواب دے کر بالکل پاک و منزہ قرار دیا۔ مگر عیسائی اس کا عوض یہ دیتے ہیں۔ کہ ہر سال اسلام کے خلاف من گھڑت شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ اسی طرح

عامۃ المسلمین کے قلوب کو مجروح کرنے سے باز نہیں آتے۔

حال ہی میں مسیحی اشاعت خانہ واقعہ ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور نے مندرجہ ذیل چار پمفلٹ شائع کئے ہیں۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں تحریف ہوئی ہے۔

(۱) چند غلط فہمیاں (۲) منسوخ

(۳) ردو بدل (۴) کتاب المنیر

ان کی اشاعت پر بڑا واویلا ہوا۔ کالج کے طلبا اور دیگر مسلمانوں نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ معاملہ نزاکت اختیار کر گیا۔ مگر اسلامی سربراہی کانفرنس کی وجہ سے مسلمانوں نے اسے مزید ہوا نہ دی۔ لاہور کے حکام تک معاملہ پہنچا۔ بہر حال مسیحی کتب خانہ کے منتظم مسٹر ایچ بجنت نے مسلمانوں سے معذرت کی، اس معذرت نامہ کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے:-

M.I.K
(Masihi Ishaat Khana)
The Christian Publishing House
Ph: 64282 36-Ferozpur Road.
Lahore-4 (W-Pak)

We regret that some Muslim friends have been offended by the following four tracts of the above publishing house:

Chand Ghalat Fehmian - Mansukh - Raddobadal
Kitabul Munayr

We hereby promise to stop the sale of these tracts with immediate effect.

Sd/-
Manager 5-2-74.

اسلامی مشن لاہور کے نوٹس میں یہ معاملہ لایا گیا۔ مشن کے کنوینر نے نوجوانوں کو صبر کی تلقین کی۔ اور مشورہ دیا کہ فی الحال اس تحریک کو ضبط میں رکھ کر انتظار کریں۔ مشن نے یہ وعدہ کیا۔ کہ ان کا جواب شائع کیا جائے گا اس کے تحت ان تینوں کا جواب حاضر ہے۔

ملحوظ رہے کہ ان کا جواب اس لیے بھی ضروری ہے کہ ان رسائل کے کے ذریعہ عیسائیوں نے خطرناک چال چل کر مقدس کلام اللہ کو محرف بتانے کی سعی کی ہے۔ اس طرح لوگوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف زہریلا اثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

بہتر ہوگا سب سے پہلے تحریف اور نسخ کے معانی جو مستند ہیں بیان کر دئے جائیں۔

تحریف اصل الفاظ کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا۔ مصنف کی تحریر کو بدل دینا۔ تصنیف کے بعد اس کی عبارت میں تبدیلیاں کر دینا۔ اپنی مطلب برآری کے لیے اصل کو مسخ کر دینا۔ تحریف انسانی فعل ہوتا ہے

نسخ کے معانی نقل کرنے کے ہیں جیسے کتاب کے ایک نسخہ سے دوسرا نقل کرلینا۔ خواہ حکم کا بدل جانا خواہ الفاظ کا۔ اس کے معنی پیچھے ہٹا دینے کے بھی ہیں۔ چھوڑ دینے کے بھی ہیں۔ یہ خدائی فعل ہوتا ہے۔

قرآن کا چودہ سو سال سے اعلان ہے کہ اس کا محافظ اللہ تعالےٰ خود ہے تاقیامت اس میں کسی قسم کا ردّ و بدل نہیں ہوگا۔ جو قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور آنحضرت کی حیات بابرکات میں اس کی تکمیل ہوگئی۔ اس مکمل قرآن میں اب تک ایک لفظ کا ادل بدل یا ہیر پھیر نہیں ہوا۔ قرآن تقریباً چودہ سو سال کا لکھا ہوا موجود اور محفوظ ہے۔ اس وقت قرآن روئے زمین پر

پھیلا ہوا ہے۔ ہر ملک کے مشہور کتب خانوں میں اس کی جلدیں موجود ہیں۔ ان کا مقابلہ کر کے دیکھ لیا جائے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ ایک لفظ بھی کم و بیش نہیں پایا جا سکتا۔

پھر قرآن نے خود اپنی تصدیق اس طرح کی۔ تمام دنیا کے لوگوں کو چیلنج دیا کہ آؤ ایسی دس یا اس سے بھی کم سورتیں بنا کر لاؤ۔ اللہ اللہ کس قدر اللہ کے کلام کی شان ہے کہ آج تک کسی مخالف کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ ایک آیت بھی اس کے مقابلہ میں بنا کر پیش کر سکے۔ قرآن نے اس پر بس نہیں کیا۔ بلکہ اعلان کیا۔ کہ اے جماعت کفار تم سب اکٹھے ہو کر بھی ایسی آیات بنا کر لاؤ۔ مگر چودہ سو سال گذر چکے ہیں۔ مگر مجال ہے کہ کوئی اس دعوت کو قبول کرے اس طرح قرآن نے اسی حقانیت کا خود ثبوت مہیا کر دیا۔ اس طرح سے قرآن نے ثابت کر دیا کہ یہ خدائی فرمان ہے اس میں نہ کوئی تحریف ہو سکتی ہے۔ نہ ہی ایسی عبارت کوئی بنا سکتا ہے اگر یہ خدائی کلام نہ ہوتا تو بے شمار لوگ اختراع کرتے اور اس میں عبارات شامل کر دیتے۔ اور بناوٹی آیات پیش کر دیتے۔ اس طرح خود خدا نے اس کی حقانیت کا ثبوت بہم پہنچا دیا۔

اس کی عیسائی خود تصدیق کرتے ہیں۔

جرمنی کے شہر میونخ میں جو یونیورسٹی ہے۔ اس نے تقریباً پچاس سال سے ایک شعبہ قرآن اور اس کے مخطوطات کو جمع کرنے اور مقابلہ کا قائم کیا ہوا ہے۔ اس شعبہ کے ڈائرکٹر نے بیان دیا کہ المضوں نے تقریباً پچاس ہزار نسخے تمام دنیا سے اکٹھے کئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سب کا مقابلہ کیا گیا۔ مگر سب قرآن یکساں ہیں۔ ایک میں دوسرے سے کوئی فرق نہیں۔ ملاحظہ کیا کہ عیسائی ادارہ کا سربراہ کس طرح قرآن کے حق میں گواہی دے رہا ہے اسے کہتے ہیں جادو

ڈنکا ہے جو سر چڑھ کر بولے۔

برخلاف ازیں کسی اور آسمانی کتاب از قسم توریت۔ زبور اور انجیل نے ایسا دعوے نہیں کیا۔ کہ ہماری مثل آیات بنا کر لاؤ۔ ان کی تصدیق کی بھی ضرورت تھی۔ سو قرآن نے اپنا ثبوت پیش کر کے تمام دنیا کو مات کر دیا۔ پھر اس نے توریت اور انجیل کی خود تصدیق کر دی کہ یہ کتابیں الہامی تھیں۔ اس لیے مسلمانوں کو ہدایت ہوئی۔ کہ انھیں تسلیم کرو۔ مگر ساتھ ہی بہانگ دہل اعلان کر دیا۔ کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں ادل بدل کر کے تحریف کر دی ہے۔

اعلان قرآن

(۱) ان لوگوں میں سے ایسے لوگ (یہود و مسیحی) بھی ہیں۔ جو کلام اللہ کو سن کر عقل و علم والے ہوتے ہوئے پھر بھی بدل ڈالتے ہیں۔" (القرآن س۲ آیت ۷۵)

(۲) ان لوگوں (یہود و نصاریٰ) کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کو اور ان کی کمائی کو۔" (القرآن س۲- آیت ۹۷)

(۳) یہود و نصاریٰ، کلام اللہ کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں۔ اور جو کچھ نصیحت انھیں کی گئی تھی۔ اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے۔ ان کی ایک نہ ایک خیانت پر تجھے (پیغمبر اسلام) اطلاع ملتی رہے گی۔" (القرآن المائدہ ع ۳)

(۴) اور فرمایا جو اپنے تئیں نصرانی (یعنی عیسائی) کہتے ہیں۔ ہم نے ان سے بھی عہد و پیمان لیا تھا انھوں نے بھی اس کا بہت بڑا حصہ فراموش کر دیا۔ جو انھیں نصیحت کی گئی تھی۔ تو ہم نے بھی ان میں انجمن بغض و عداوت

ڈال دی۔ جو قیامت تک رہے گی۔ (القرآن المائدہ ۱۴)

یہ امر قرآنی اعلان سے واضح ہو گیا۔ کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی توریت اور انجیل میں تحریف کر دی۔ انہیں اس طرح بدل ڈالا۔ اس لیے مسلمانوں کا فرض تھا کہ وہ اصل کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ ہی قرآن کی ہدایت کے مطابق یہ بھی مانیں کہ موجودہ انجیل بدلی ہوئی ہے۔

دیکھئے خود عیسائی عالم انجیل میں تحریف کی تائید کرتے ہیں۔

(۱) انگریز عیسائیوں کی مشہور عالم کتاب انسائیکلو پیڈیا بری ٹینکا رقمطراز ہے (جلد ۳ صفحہ ۵۰۱ پیرا ۴۴) بائبل کے عبرانی اور یونانی متن کے مطالعہ سے ان الہامی عقائد کی بنیادیں ہل گئیں۔ جن پر بائبل کی صداقت اور اس کے کلام الٰہی ہونے کا دارومدار تھا۔ صحیفوں کے باہمی اختلاف اور ان پر اب مزید پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔"

"یہ قابل غور ہے کہ چھاپے کی ایجاد تک نہ تو یونانی میں اور نہ لاطینی میں کسی کے متن میں مکمل یکسانیت موجود تھی۔ اور اس میں ترمیم و تنسیخ کرنے والوں نے کلیسا کے سے متعلق اصولوں کو منسوخ کر دیا۔ (جلد ۳ صفحہ ۵۱۹ پیرا ۴۴)

(۲) ایم۔ آر برانٹ کا بیان:۔

"۱۴۰ء میں مارشین نامی ایک شخص نے یہ دلیل پیش کی کہ مستند انجیل نہ صرف عہد نامہ عتیق کے متضاد تھی بلکہ بعد میں قلمبند کی گئی۔ نیز یہودیہ کے پرجوش حامیوں نے اس ہی بری طرح رد و بدل کیا۔"

(۳) چوتھی صدی کے عیسائی عالم فاسٹ (FAUSTE) فرماتے ہیں:۔

"اناجیل کے نام سے مشہور کتابیں شاگردوں کے عہد سے بہت دیر بعد غیر معروف اشخاص نے تحریر کیں۔"

(۵) ایک اور عیسائی عالم سلسوس (SELSUS) نے دوسری صدی میں کہا۔
"عیسائیوں نے اپنی اناجیل میں تین یا چار بار بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ تبدیلی کی جس سے ان کے اصل مضامین بدل گئے۔"

(۶) ایک مسیحی فاضلہ مس میری ایلن چیز نے تحریر کیا :-

(ا) لوقا کی انجیل انسانی تحریر۔

"عہد نامہ جدید کے مؤلفین نہ صرف زبردست پروپیگنڈا کرنے والے تھے۔ بلکہ مناظر بھی تھے۔ لہٰذا ہر ایک نے مسیحؑ کے پیغام اپنے حسب منشا توجیح کی ہے۔ سینٹ لوقا نے اپنی انجیل محض اس لیے لکھی کیونکہ وہ سینٹ مرقس کی انجیل سے مطمئن نہ تھا۔"

(ب) مرقس کی انجیل مسیحؑ کے بعد لکھی گئی۔

مرقس، پطرس حواری کا پیروتھا پے پیس، جو کہ ابتدائی عیسائیت کی قدیم ترین شہادت سے لکھتا ہے۔ "مرقس نے پطرس کے ترجم کی حیثیت سے حضرت مسیح کے تمام اقوال و افعال قلمبند کر لیے۔ لیکن ان میں ترتیب کا خیال نہیں رکھا۔ کیونکہ نہ تو اس نے آقا سے براہ راست سنا تھا نہ اس کی پیروی کی۔"

پے پیس کی تحریر سے ثابت ہوا کہ مرقس کی انجیل نہ الہامی ہے اور نہ اس کا حضرت مسیح کی تعلیم سے کوئی تعلق ہے۔

(ج) متی کی انجیل بھی غیر الہامی ہے۔

"وانڈ دمیلو تحریر کرتا ہے۔" جو کچھ بیان ہوا، اس سے عیاں ہے کہ متی کا اس انجیل کو براہ راست تیار کرنا بعید از قیاس ہے۔"

(د) یوحنا کی انجیل جو رائج ہے اس کی اپنی تصنیف نہیں۔

گلیڈسٹون براٹن لکھتا ہے۔ "سیناپٹکس (دیگر تینوں انجیلوں) اور یوحنا
کی روایات میں جو زبردست تضاد ہے۔ اس سے یہ امر بعید از قیاس ہے کہ یہ
گلیل کے ایک مچھیرے نے لکھی ہو بلکہ اس دستاویز سے تو ثابت ہے کہ
کسی فلاسفر کے ذہن کی لکھی ہوئی ہے۔"

ان چاروں انجیلوں کے علاوہ جنہیں عیسائی مستند مانتے ہیں دو سو کے قریب اور
انجیلیں لکھی گئی تھیں۔

قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ کے اعلان کے مطابق الہامی انجیل و توریت میں تحریف یعنی
تبدیلیاں کر دی گئی ہیں مسلمانوں کا اس پر ایمان ہے۔ پھر عیسائیوں کے اپنے محققین علماء
علماء اور فضلاء کے فیصلہ کے مطابق موجود اناجیل الہامی نہیں ہیں جب اصل ہی ختم ہو گئی
تو اس کی خود بخود تنسیخ ہو گئی۔ عیسائیوں کی منطق ملاحظہ ہو۔ کہتے ہیں کہ قرآن میں کہیں
نہیں آیا۔ کہ انجیل منسوخ ہو گئی۔ ارے عقل کے بندو جب اصل ہی نہ رہی اور خدا
نے فرمادیا۔ کہ انجیل تبدیل ہو چکی ہے۔ پھر وہ خود بخود ختم ہو گئی۔

تو خدا کا صاف حکم بھی ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "کہہ دو اگر تم اللہ
سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری یعنی پیغمبر اسلام کی پیروی کرو (پھر) اللہ تعالیٰ تمہارے
گناہ معاف کر دیگا۔" (القرآن آل عمران) یعنی اللہ تعالیٰ نے اس طرح حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا۔ یہ تو ایک ہے قرآن میں ایسی بیسیوں آیات
ہیں۔ جن کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل متابعت کا حکم دیا گیا ہے اسطرح
عیسائیت منسوخ ہو گئی۔ جیسے حضرت مسیح کی آمد سے یہودیت ختم ہو گئی تھی پیغمبر
اسلام نے فرمایا۔ "اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتا تو اس کو بھی میری پیروی کے سوا
چارہ کار نہ ہوتا۔" (صحیحین)

ذرا آگے چلیے انجیل کی اپنی شہادت ملاحظہ کیجیے۔

یرمیاہ نبی اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ "تم نے زندہ خدا رب الافواج
ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا ہے" (یرمیاہ ۲۳/۳۶)

زمانہ حال میں بائبل کی تنقید ایک مستقل فن کی صورت اختیار کر چکی ہے۔
عیسائی عالم اور محقق اس سلسلہ میں ایک شعبہ قائم کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں
کتابیں اس فن پر لکھی جا چکی ہیں اور ان کی زبان میں یہ تنقید حسبِ ذیل تین اقسام
کی ہے۔

(i) HIGHER CTITICISM

(ii) TEXTUAL (iii) HISTORICAL

انہوں نے اناجیل میں سینکڑوں غلطیاں نکالیں اور ثابت کر دیا کہ کوئی بھی انجیل الہامی نہیں
اسی طرح توریت، زبور اور انجیل سب منسوخ ہو گئیں کیونکہ ان میں انسانوں نے
بے حد تبدیلیاں کر دی تھیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ نے ایسا
قانون نافذ کر دیا جو کہ اب تک ردّ و بدل سے بالکل محفوظ ہے اور قیامت تک رہیگا

باب دوم

ناسخ و منسوخ

باب اول میں نسخ کی تعریف کی جا چکی ہے۔ مزید اس کے یہ بھی معنی ہیں۔ کہ ایک
چیز کا دوسری چیز سے ازالہ کر کے دوسری کا اثبات کرنا۔ اس کے معنی کتاب لکھنے کے
بھی ہیں۔ عیسائیوں نے اپنے پمفلٹ "نسخ" میں دو آیات مقدسہ قرآن کریم
سے پیش کی ہیں۔ عوام کو گمراہ کرنے کے لیے ان کے معنی دے کر اپنا استدلال
پیش کیا ہے۔ حالانکہ ان کے سیاق و سباق کا جاننا ضروری ہوتا ہے تاکہ درست

مطلب تک رسائی ہوسکے۔

پہلی آیت سورہ بقرہ کی آیت ۱۰۶ ہے۔ یہ آیت یہودیوں کے متعلق ہے یہودی اللہ تعالےٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بہت جزبز تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ نبی ان میں سے ہوتا۔ تا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت منسوخ نہ ہوتی۔ مگر قرآن کا شریعت محمدی کا پیش کرنا، شریعت موسوی کو منسوخ کرنا تھا۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتا تو وہ میری پیروی کرتا (وازالہ الخفا) اللہ تعالیٰ نے اس آیت مقدسہ کے ذریعہ اعلان فرمایا۔ کہ اگر ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں۔ تو اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یعنی اگر توریت کا بیان کردہ قانون منسوخ ہو گیا۔ یا بھلا دیا گیا۔ تو ذرہ بھر بھی مضائقہ کی بات نہیں۔ ہم نے اس سے بہتر قانون، (شریعت محمدی)، نازل کر کے نافذ کر دیا۔

دوسری آیت سورہ النحل کی آیت ۱۰۱ ہے اس کے ذریعہ کفار کے مقابلہ میں وحی کی صداقت کو ثابت کرنا ہے۔ کافر اعتراض کرتے تھے کہ احکام کی جگہ دوسرے حکم کیوں آتے ہیں۔ اس آیت میں مسلمانوں کو ہدایت اور بشارت دی ہے۔ کہ اس کلام کو ایک ایک ایسی روح (جبرائیل) کچھ کمی وبیشی کر سکتی ہے وہ سراسر مقدس و مطہر روح ہے جو اللہ کا کلام پوری امانت کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتی ہے وہ روح کیا ہے جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر ایک ہی مضمون کو ایک مثال سے سمجھایا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ دوسری مثال سے سمجھایا گیا ہے۔ ایک ہی قصہ بار بار آیا ہے اور ہر جگہ اس کو دوسرے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک معاملہ کا کبھی ایک پہلو پیش کیا گیا کبھی دوسرا پہلو بیان

کیا گیا ہے ایک بات کو ایک وقت مختصر بیان کیا گیا۔ اور دوسرے وقت مفصل بیان کیا گیا۔ اسی طرح جبرائیل ؑ قرآن کو لے کر آتے، اور ایک ہی وقت سب کچھ نہ لے آنے کی وجہ یہ نہ تھی۔ کہ نعوذ باللہ خداوند تعالیٰ کے علم میں کوئی کمی ہے جیسا کہ زیر نظر پمفلٹ میں الزام لگایا گیا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی قوتِ فہم کمزور اور ناقص ہے۔ جس کے سبب وہ بیک وقت ساری بات کو سمجھ نہیں سکتا۔ اور نہ ایک وقت کی سمجھی ہوئی بات پر پختہ ہو سکتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات کو انسانوں کو سمجھا کر انہیں پکا کرنا تھا۔ اس لیے جیسا کہ آیت ۱۰۱ سے آگے آیات ۱۰۲، ۱۰۳ تشریح کرتی ہیں۔ روح القدس کو تھوڑا تھوڑا کلام دے کر بھیجا گیا کبھی اختصار سے کبھی تفصیل سے کام لیا گیا۔ کبھی ایک طریقے سے بات سمجھائی۔ کبھی دوسرے طریقہ سے۔ ایک ہی بات کو بار بار کئی طریقوں سے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی۔ تاکہ مختلف قابلیت کے متلاشیانِ حق ایمان لا سکیں۔ اور اپنے ایمان میں کامل اور پختہ ہو جائیں۔

یہ حقیقت ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ قرآن کے اتارنے والا۔ بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے جو خالق کل ہے۔ وہ اپنی مخلوق کی طبیعت سے واقف ہے۔ اس کی استعداد کو جانتا ہے۔ تمام حالات اور تمام مقامات اس کے علم میں ہیں۔ جس وقت اس نے مناسب سمجھا۔ اور ضرورت محسوس کی کہ اس کے بندوں کو کس قسم کی ہدایت ضروری ہے۔ وہ موقع اور وقت پر جاری کر دی گئی۔ نہ اس کا قبل از وقت جاری کرنا مناسب تھا۔ اور نہ ایک ہی وقت ایک خاص مسئلہ کے متعلق تمام ہدایات دینا مفید ہو سکتا تھا۔ اسے ہی نسخ کہا جاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں ایک آیت کی جگہ دوسری کو نازل کرنا کہلواتا ہے۔

اللہ تعالیٰ خالقِ کائنات ہے جس وقت چاہے اور جب ضرورت وقت ہو

احکام میں ردو بدل کر سکتا ہے۔ تاکہ اس کے ماننے والوں کی رہنمائی ہو سکے وہ پابند نہیں وہ قادر مطلق ہے۔ ہاں اگر اس کے کلام میں ان کی تکمیل کے بعد کوئی تبدیلی واقع ہوتی۔ تو پھر اس تبدیلی کو کذب و افترا کہا جا سکتا تھا۔ قرآن کریم کا نزول ۲۳ سال جاری رہا۔ اس کی تکمیل کو چودہ سو سال سے زائد ہو چکے ہیں۔ بعد ازاں اس کی عبارت میں کسی جگہ بھی ذرہ بھر کمی بیشی یا نسخ کا عمل نہیں ہوا۔

جس طرح ایک ڈاکٹر یا طبیب اپنے مریض کی بدلتی ہوئی حالت کے مطابق نسخہ میں ردو بدل کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنی ہدایات میں تبدیلی کر دیتا ہے اور اگر حالات کا تقاضا ہو تو پہلی ہدایت کو ختم کر دیتا ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے لئے پہلے مسجد اقصیٰ قبلہ تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ کو منسوخ کر دیا اور مسجد الحرام کو قبلہ قرار دے دیا گیا۔ پہلے بتایا گیا کہ جہاد میں ایک مسلمان دس کفار پر بھاری ہوگا۔ پھر اعلان ہوا کہ مسلمان اپنے سے دو گنے کافروں پر غالب آئیں گے۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ قرآن کریم میں سات قسم کے بیانات ہیں۔ (۱) اسلام کے اصول (۲) گذشتہ انبیا اور فرشتوں کے واقعات (۳) ہستی باری تعالیٰ کے دلائل و شواہد (۴) حشر و نشر قیامت اور بہشت اور دوزخ کے حالات (۵) مناسک ، دعائیں اور پیشگوئیاں (۶) کائنات کی تخلیق (۷) شرعی احکام۔ پہلے چھ میں قطعاً کوئی ردو بدل نہیں ہوا۔ صرف ساتویں شق کے تحت حکموں میں اللہ تعالیٰ نے خود اس وقت کے حالات کے پیش نظر کچھ نظر ثانی کر دی۔ اللہ تعالیٰ انسانوں اور اس کی نفسیات کا خالق ہے۔ بجائے یک لخت ایک ہی بار کسی حکم کو جاری کرنے کے تدریج سے کام لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ ہم تمہاری آزمائش کریں گے تمہارا امتحان لیں گے۔ امتحان کے کئی ذریعے ہوتے ہیں۔ ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ کسی حکم میں ضرورت

کے مطابق کچھ کمی بیشی کروں۔ جو پکے ایماندار لوگ ہوتے ہیں وہ فوراً سر تسلیم خم کر دیتے جن کے دلوں میں کھوٹ یا کپٹ یا منافقت ہوتی ہے۔ وہ اعتراض کرتے ہیں۔ وہ اس طرح راندہ درگاہ الٰہی ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ یہودی یا عیسائی جو خود بھی اعتراض کرتے تھے اور مسلمانوں کے دلوں میں بھی شک و شبہ پیدا کرتے تھے۔ ناسخ و منسوخ اور رد و بدل والے پمفلٹ لکھ کر عیسائیوں نے پھر اپنی پرانی بدعادت کو دہرایا ہے ورنہ بات کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ جب ایک ڈاکٹر یا حکیم یا انجینئر یا سائنسدان یا فلسفہ دان اپنے نسخہ ترکیب، ایجاد، دریافت اور دلائل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ تو اگر یہ مالک ارض و سما اللہ تعالیٰ نے جو ہر شئے پر قادر ہے اپنی ہدایات میں جو بذریعہ آیات نازل کیں کوئی تبدیلی کر دی کونسا آسمان گر گیا۔ وہ آیات من و عن موجود ہیں۔ انہیں قرآن سے نکالا نہیں گیا۔ یہ کام اس کے حکم کے تحت ہوا۔ ہاں اگر کوئی فانی انسان ایسا کرتا تو قابل اعتراض ہوتا۔

اب ہم انجیل سے ناسخ و منسوخ ثابت کرتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ان کے ماننے والوں نے انجیل کو مسخ کر ڈالا۔ کسی حکم کو باقی ہی نہیں رہنے دیا مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ اپنی نازیبا حرکات، در تبدیلی و تنسیخ انجیلات کو چھپانے کے لیے اسلام کے بے داغ آئینہ پر گندگی اچھالتے ہیں۔ کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ چور کتنا ہوشیار ہے کہ ہاتھ میں چراغ بھی لئے ہوئے ہے، ان ظالموں نے انجیل کا وہ حشر کیا ہے کہ اصل کو بالکل نقل میں تبدیل کر دیا ہے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) پراٹسٹنٹوں کی انجیل میں ۶۶ کتب ہیں جبکہ رومن کیتھولک کی انجیل میں ۷۲ کتب ہیں۔ بتلائیے کونسی سچی مانی جائے۔

(۲) حضرت یسوع مسیح پر ایک ہی اور فقط ایک انجیل نازل ہوئی۔ انہوں نے اسی ایک انجیل کو ختم کر دیا اور بیسیوں انجیلیں بنا ڈالیں۔ کسے اصلی مانا جائے۔

(۳) ۱۹۷۰ء میں امریکہ میں انجیل کا تازہ ترین ایڈیشن چھپ گیا ہے ملاحظہ کیجئے بہت سی عبارتوں اور لفظوں کو بالکل تبدیل کر دیا گیا ہے دلیل یہ دی گئی۔ کہ پرانی بائبل کی انگریزی کچھ مقامات پر سمجھ سے بالا تھی۔

(۴) انجیل نازل ہوئی عبرانی میں۔ اب عبرانی انجیل غائب ہو چکی ہے اگر ہے تو پیش کرو۔ دیگر زبانوں میں اپنے حسب منشا حضرت مسیح علیہ السلام کے زندگی کے حالات اور ان کے وعظوں کو ترجمہ کر دیا گیا ہے اصل کہاں گئی؟ کیا زندگی کے حالات اور وعظ الہامی ہو سکتے ہیں؟ سوچو غور کرو۔

(۵) بقول انجیل متی حضرت عیسیٰؑ نے شریعت موسوی کو منسوخ کر دیا (متی باب ۵ آیت ۳۸ تا ۴۲) تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اگر کوئی نالش کر کے تیرا کرتہ لینا چاہے۔ تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے۔ جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔

عیسائیوں کے رسالہ منسوخ میں لکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

(۱) یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ (متی ۱۷؍۵) مگر پولوس کہتا ہے کہ یہ شریعت کی سب باتیں لعنت کے تحت ہیں۔ اب ملاحظہ ہو کہ موجودہ عیسائیت کے بانی پولوس نے شریعت کو لعنت کہہ کر کس طرح اس کی دھجیاں اڑا دیں۔

(۲) کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں۔ وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں چنانچہ لکھا ہے جو کوئی ان سب باتوں پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص

خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھیرتا۔ کیونکہ لکھا ہے راستباز ایمان سے جیتا رہیگا۔ اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا۔ وہ ان کے سبب جیتا رہیگا۔ مسیح جو ہمارے واسطے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا لعنتی ہے"

حضرت مسیح کی متضاد باتیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں (متی ۵/ ۳۹ و ۴۳-۴۴)

"جو کوئی داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ تم سن چکے ہو کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو"

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ (متی ۱۰/ ۳۴-۳۵)

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں اس لیے آیا ہوں۔ کہ آدمی کو اس کے بیٹے سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کر دوں" اسے کہتے ہیں تضاد۔ یعنی ایک بات دوسری کی بالکل الٹ (پولوس کا خط گلیتون کے نام باب ۳ سطر ۱۰ تا ۱۳)

(۳) حضرت یسوع مسیح کا ختنہ ہوا تھا مگر پولوس نے اس مقدس رسم کو ختم کر دیا (گلیتون ۵/۲)

(۴) حضرت یسوع مسیح نے حضرت موسیٰ کی شریعت کی پیروی کرتے ہوئے خنزیر کا گوشت کبھی نہیں کھایا تھا۔ مگر پولوس نے اپنے عیسائیوں کے لیے کھانا جائز کر دیا

(۵) بیٹوں کے بدلے باپ دادا قتل نہ ہونگے۔ بلکہ ہر آدمی اپنے گناہ کے بدلے مارا جائیگا (تواریخ ۲۵/۴) مگر پولوس نے کفارہ کا عقیدہ رائج کر دیا۔ کہ عیسیٰ سولی پر چڑھ کر ان کے ماننے والوں کے لیے کفارہ بن گئے۔

(۶) چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھ لی۔ کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان ان کو ترتیب وار لکھیں۔ جیسا کہ انھوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور

انجیل کے خادم تھے۔ ان کو ہم تک پہنچایا۔ (لوقا ۱: ۲) اس سے ظاہر ہے کہ وہ واقعات جو انجیل میں درج ہیں لکھنے والوں کے سامنے رونما نہیں ہوئے بلکہ انھوں نے سن سن کر حواریوں کے ناموں پر انجیلیں لکھ دیں۔ اسے کہتے ہیں اصل تنسیخ و نسوخ۔

(۷) حضرت یسوع مسیحؑ نے ایک خدا کی عبادت کی توحید کو ایمان کی بنیاد مانا۔ مگر پولوس نے حضرت یسوع کو دوسرا خدا بنا دیا۔ توحید کو مٹا دیا اور شرک کی بنیاد رکھ دی۔ پولوس اس سے آگے بڑھا کہ مسیحؑ کو خدا کا بیٹا بنا دیا۔ یہ نہ سوچا کہ بغیر بیوی کے بیٹا کس طرح ہو گیا۔ اور غور نہ کیا کہ حضرت مریم کی پھر کیا حیثیت ہو گی۔ نیز کیا خدا صلیب پر چڑھ سکتا ہے اور اس کو سولی پر کس چڑھایا، کیا خدا یہ کلمات کہہ سکتا ہے "ایلی۔ ایلی لما سبقتنی۔ میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہوتے ہوئے پھر اس نے سولی سے بچنے کے لیے کس سے دعا کی دعا (متی ۲۷ : ۴۶)

(۸) یسوعؑ نے ان سے کہا کہ ابن آدم آدمیوں کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اسے قتل کریں گے۔ اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔ (متی ۱۸، ۲۲-۲۳)

ذیل کے ان سوالات کا عیسائی جواب دیں۔

(۱) کیا یہ انجیل جو تمہارے پاس ہے وہی کتاب ہے جسے یسوع مسیحؑ نے بطور الہامی کتاب کے لکھا یا لکھوایا۔

(۲) کیا یسوع مسیح نے اپنی زندگی میں کسی کو اپنی طرف سے کچھ لکھنے کا حکم دیا؟

(۳) کیا یہ انجیل جو کہ تمہارے پاس ہے یسوع مسیحؑ کی زندگی میں لکھی گئی؟

(۴) کیا موجودہ انجیل نواہی مسیحؑ کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد لکھی گئی؟

مسٹر ولیم اپنی کتاب ڈاہا گلوٹ میں کہتے ہیں "بائبل میں ہزار غلطیوں کی نشاندہی ہے۔ اب تک تقریباً سات سو مسودات و مخطوطات یونانی زبان میں دستیاب ہو چکے ہیں جبکہ موجودہ بائبل کی بنیاد صرف آٹھ مخطوطات پر قائم ہے۔ اگر تمام مخطوطات الہامی تھے

تو ۵۹۲ کو کیوں چھوڑ دیا گیا۔ اسی سے انگریزوں کی مشہور عالم کتاب انسائیکلوپیڈیا نے اپنی جلد ۳ صفحہ ۵۰۱ پیرا ۳۱ پر اعلان کر دیا۔ کہ بائبل کو اب الہامی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ صفحہ ۵۱۹ کا پیرا ۱۴ بھی یہی بیان کرتا ہے۔ کہ بائبل وسیع تبدیلیوں کا شکار ہو چکی ہے۔"

واقعی اصل انجیل یا توریت قرآنی حکم کے مطابق کتاب المنیر تھیں مگر جب اصل بائبل ناپید ہو کر دنیا سے مٹ گئی۔ یرمیاہ نبی نے خود کہا۔ "تم نے زندہ خدا رب الافواج ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا۔" (یرمیاہ ۲۳/۳۶)

اب بگڑی ہوئی کتاب جس کی اصل مٹ چکی ہے کتاب المنیر نہیں کہا جا سکتا ہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو "نور" کے لفظ سے مخاطب کیا۔ وہ نور جس طرح اترا جیسا پہلے باب میں ثابت کیا جا چکا ہے اب تک من و عن باقی ہے حتیٰ کہ وہ قرآن کریم کا نسخہ جو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت ان کے زیر مطالعہ تھا۔ اب تک خون کے چھینٹوں کے ساتھ محفوظ ہے۔ پھر یہ ڈھلیٹ بن کر کہنا کہ حضرت عثمان نے قرآن کو جلا دیا تھا۔ بہت بڑا من گھڑت جھوٹ ہے۔ اس عیسائی ادارہ کے لیے باعث شرم ہے۔

موجودہ بائبل بھی اعلان کرتی ہے۔

"اگر کوئی اپنے آپ کو دیندار سمجھے اور اپنی زبان کو لگام نہ دے۔ بلکہ اپنے دل کو دھوکا دے۔ اس کی دینداری باطل ہے۔" (یعقوب ۱/۲۶)

چند آیات ان عیسائی رسائل میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے اور اپنی شقاوت قلبی کے اظہار کے لیے درج کی گئی ہیں۔ جن سے عیسائی معترض یہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ ان میں تضاد پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر صرف دو آیات مقدسہ کے متعلق حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ پہلی آیت سورہ بقرہ کی آیت ۲۵۶ ہے۔ اسی میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف حکم جاری کیا ہے کہ دین (مذہب) میں

جبر نہیں " یعنی کسی کو اسلام جبراً قبول نہ کرایا جائے نہ ہی کسی کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ یہ عام حکم ہے۔ جس سے عیسائیوں کے باطل پروپیگنڈا کا ازالہ ہوتا ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔

دوسری آیت سورہ توبہ کی پانچویں آیت ہے۔ اس آیت میں ان مشرکین کا ذکر ہے جن کا مسلمانوں کے ساتھ عہد نامہ تھا۔ لیکن وہ عہد نامہ بار بار توڑ دیتے تھے۔ صرف ان کے متعلق۔ کسی عیسائی یا یہودی وغیرہ کے متعلق نہیں بلکہ مشرک بھی وہی جو مسلمانوں کے ساتھ قول و اقرار کر کے پھر جاتے تھے حکم ہوا۔ کہ حرمت کے مہینے گزرنے کے بعد جہاں ان مشرکوں کو پاؤ قتل کرو۔ پکڑ لو۔ ان کو روک دو۔ اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ بیٹھو۔ اور اگر وہ توبہ کریں۔ اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو۔ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

غور کیجئے۔ اصلیت کیا تھی۔ مگر اپنی بد فطری کی وجہ سے تضاد قرار دیتے ہیں۔ ایک حکم عام ہے۔ دوسرا خاص موقعہ کے لیے ہے۔

ضروری اطلاع

(۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قطعی اور واضح پیشگوئیاں اگر دیکھنی ہوں تو انجیل برناباس مجلد قیمت بارہ روپے کا مطالعہ کیجئے۔

(۲) عیسائیوں سے مناظرہ کے لیے چار کتابوں کا مکمل سیٹ قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

(رحیمی پریس لاہور)